قادیان میں طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث (۱۳ دسمبر) میں لکھا تھا۔ کہ:۔

"جن دنوں پنجاب خاصکر ضلع گورداسپور میں طاعون پھیلا ہوا تھا۔ تو قادیان سے آواز اُٹھی تھی۔ کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ مگر مدعی مذکور کی تکذیب ایسی ہوئی۔ کہ مرزا صاحب قادیانی نے مجبور اً اعتراف کیا۔ کہ قادیان میں طاعون زور سے پھیلی"۔

اس کے متعلق عرض کیا گیا تھا۔ کہ مولوی صاحب نے ان سطور میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اول تو یہ پیشگوئی کی۔ کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ لیکن پھر خود تسلیم کرنا پڑا۔ کہ قادیان میں طاعون زور سے پھیلا مگر یہ دونوں باتیں درست نہیں ہیں۔ آپ نے جو کچھ فرمایا۔ وُہ یہ تھا۔ کہ:۔

"قادیان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کردے۔ نہیں آئے گی"۔

اور ایسا ہی ہوُا۔ اور یہ پیشگوئی نہایت واضح رنگ میں پوری ہوئی۔ اور ساتھ ہی یہ نشان بھی نہایت شان کے ساتھ ظاہر ہوُا جس کا اعلان قبل از وقت ان الفاظ میں کر دیا گیا تھا۔ کہ:۔ "میرے گھر کی چاردیواری کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے"۔

اس سے بھی قادیان میں طاعون کا آنا ظاہر ہوتا ہے۔ اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی غلط بیانی کی اصلاح کر دیتے۔ مگر اسے بالکل نظر انداز کرکے انہوں نے ایک اور پہلو اختیار کر لیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب متوفی نے اپنے گھر کے لفظ کی تشریح کی ہوئی ہے۔ کہ اس سے مراد میرا اینٹوں کا مکان نہیں ہے۔ بلکہ ارادت و خلوص کا حلقہ مراد ہے۔ گھر کا لفظ ناظرین اس تشریح کے ساتھ ملحوظ رکھیں۔ اور مندرجہ ذیل اشخاص کی بابت سوال کریں۔ کہ وُہ کون تھے۔ اور کس موت سے مرے"۔

اس کے بعد ایک دو نام لکھے ہیں۔ گویا اب مولوی صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ یہ تھا۔ کہ آپ کی جماعت کا کوئی فرد طاعون سے فوت نہیں ہوگا۔ لیکن چونکہ چند احمدی فوت ہوئے۔ اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی لیکن افسوس کہ مولوی صاحب نے اس بارے میں بھی دیدہ دانستہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں۔ کہ آپ کی جماعت کا کوئی فرد بھی طاعون کا شکار نہ ہوگا۔ بلکہ آپ نے جو کچھ فرمایا۔ وُہ یہ ہے۔ کہ:۔

"اللہ تعالےٰ نے مجھے مخاطب کرکے یہ بھی فرما دیا۔ کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی۔ جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں۔ اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں۔ اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وُہ کتنے ہی ہوں۔ مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں۔ یا ان کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو۔ جو خدا کے علم میں ہو۔ ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے"۔ (کشتی نوح صہ ۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

"نسبتاً و مقابلتہً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو۔ کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں بھی کیس ہو جائے۔ سو شاذ و نادر کالعدم کا حکم رکھتا ہے۔ ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے"۔ (صہ ۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"پس جیسا کہ شاذ و نادر کی موت ٹیکا کے قدر کو کم نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اس نشان میں اگر مقابلتہً بہت ہی کم درجہ پر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوں یا شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں سے کوئی شخص اس مرض سے گزر جائے۔ تو اس نشان کا مرتبہ کم نہیں ہوگا"۔ (صہ ۹)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ کبھی یہ دعوےٰ فرمایا۔ کہ آپ کی جماعت سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص بھی قادیان میں یا باہر طاعون سے فوت نہیں ہوگا۔ بلکہ جیسا کہ مندرجہ بالا تحریروں سے واضح ہے۔ آپ کے نزدیک اس کا امکان تھا۔ اور آپ نے مکرراً اس کا اظہار بھی فرما دیا۔ اس بارے میں مولوی صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ

"اس زمانہ میں قادیان میں بہت سے مرزائی مرض طاعون سے فوت ہوئے۔ اور بیرون قادیان طاعون سے مرنے والوں کا کوئی شمار نہیں"۔

یہ بالکل بے بنیاد دعوےٰ ہے جس کا مولوی صاحب کے پاس کوئی ثبوت نہیں اگر ہے۔ تو پیش کریں ❊

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ صلح ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ دن کے وقت حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ لیکن اس وقت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ نیز کھانسی کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

آج خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ جس میں جماعت کو ربانی جماعتوں کی طرح اپنی ترقیات کے لئے روحانی اسباب سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو درد شکم اور بخار کی شکائت ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیروعافیت ہے۔

شب گذشتہ کسی قدر بارش ہوئی۔

آج صبح مجلس اطفال کا ماہوار جلسہ زیر صدارت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ جس میں مختلف محلوں کے بچوں نے "سچائی" اور "نماز باجماعت کی اہمیت" پر تقریری مقابلہ میں حصہ لیا۔ محمود احمد محلہ دارالبرکات اول اور فیاض احمد محلہ دارالرحمت دوم رہا۔ انہیں صاحب صدر نے انعام کے طور پر کتب عطا فرمائیں۔

لنڈن میں احمدی بخیروعافیت ہیں

لنڈن ۲۳ جنوری۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے۔ چھوٹے پیمانے پر ہوائی حملے جاری ہیں۔ شیخ عبدالرحیم صاحب (یہ گوجرانوالہ کے احمدی ہیں۔ جو لنڈن میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں) کے دفتر پر بم گرا۔ خدا کے فضل سے تمام ممبر بخیریت ہیں۔ اور درخواست دعا کرتے ہیں۔

ریویو

گورو گوبند سنگھ صاحب کے بچوں کا قتل

گیانی واحد حسین صاحب نے ایک مختصر سا رسالہ مندرجہ عنوان نہائت اہم معاملہ کے متعلق گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر شائع کیا ہے۔ جس میں سکھوں کی نہائت معتبر کتابوں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے۔ کہ یہ الزام سرتاپا غلط ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ جی کے دو لڑکے چمکور میں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ اور دو چھوٹے بچے محض اسلام قبول نہ کرنے کی پاداش میں قلعہ سرہند کی دیواروں میں وزیر خاں صوبیدار نے بادشاہ کی منشاء کے مطابق زندہ چنوا دیئے

عقلی دلائل کے علاوہ نقلی طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ اگر اس الزام میں کچھ بھی حقیقت ہوتی۔ تو اس کا ذکر دسم گرنتھ صاحب میں جس میں گورو صاحب کا کلام درج ہے ضرور ہوتا۔ اس میں حکومت کے بعض اور اہلکاروں کی شکایات تو موجود ہیں۔ لیکن کہیں صوبیدار سرہند کا ذکر تک نہیں پھر گورو صاحب نے حضرت عالمگیر کی دل کھول کر تعریف کی ہے۔ اگر ان کے بچوں کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک ہوا ہوتا۔ تو کبھی شہنشاہ کی تعریف نہ کرتے۔ پھر الزام قتل کا کوئی چشم دید گواہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ الزام لگانے والے گرو صاحب کی وفات سے بہت عرصہ بعد ہوئے ہیں اس کے مقابلہ میں سیناپت کے جو گرو گوبند سنگھ صاحب کے خاص درباری اور شاعر تھے۔ اور جن کی حیثیت سکھوں میں مستند ہے۔ ایسے بیانات ان کی کتاب "گورسوبھا" میں موجود ہیں۔ جن سے مذکورہ بالا الزام کی تردید ہوتی ہے۔ غرض نہائت عمدگی کے ساتھ بچوں کے قتل کرنے کے الزام کی تردید کی گئی ہے۔ اور اس کا مطالعہ سکھ احباب کی بہت بڑی غلط فہمی کو دور کر سکتا۔ اور مسلمانوں کے قریب لا سکتا ہے۔

قربانیوں کے نتیجہ میں جنت ملے گی

ایک دوست جن کی تنخواہ آٹھ روپیہ اور کھانا ہے۔ اور پانچ بچے اور بیوی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

حضور! جب سال اول میں تحریک جدید کی قربانی کا مطالبہ ہوا۔ تو اپنی غربت کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا۔ دوسرے سال دل میں کہا کہ اگلے سال ہو جاؤں گا۔ مگر نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ اسی طرح ساتواں سال آگیا۔ اور اب دور ثانی بھی قریب ختم کے ہے۔ مگر میں وہاں ہی ہوں۔ جہاں پہلے سال تھا۔ ساتھی دور نکل گئے۔ اور میں اکیلا پڑا رو رہا ہوں۔ اس حال میں کہ کوئی وسیلہ سوائے خدا کی ذات پاک کے نہیں۔ اسی کے فضل اور رحم پر بھروسہ کرکے سال اول سے سال دہم تک ۵۲/۱۳ روپے کا وعدہ حضور کے پیش کرتا ہوں۔ حضور از راہ کرم خاکسار کے وعدہ کی قبولیت کی منظوری عطا فرما کر احسان فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس نہائت ہی حقیر رقم کو قبول فرمائے۔ اور میرا انجام بخیر فرمائے۔ اور میری اولاد کو خادم دین بنائے اس رقم کی ادائیگی میں انشاء اللہ قسط وار کروں گا۔ اگر دسویں سال کے آخر تک ادا نہ کر سکوں تو میں اس رقم میں اپنی زمین جو مین چار گھماؤں ہے دے دوں گا۔ حضور نے ان کا وعدہ قبول فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اور دعا کی۔

وہ احباب جن کی آمدنی اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور ان کا خرچ بھی کم یا برابر ہے یا کچھ زیادہ ہے غور کریں۔ اور مومنانہ شان کے ساتھ تحریک جدید کی قربانیوں میں اخلاص سے شامل ہوں۔ ہر احمدی جو تحریک میں شامل نہیں غفلت کو چھوڑ دے۔ اور اللہ کی راہ میں قربانی کرے۔ کیونکہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں اسے مرنے کے بعد جنت ملے گی اور خدا تعالےٰ کے انعام ہوں گے۔ اس تحریک میں شامل ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کی ضروری اطلاع

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس عامہ (پراونشل انجمن) کا سالانہ اجلاس بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۷ فروری ۱۹۴۱ء بعد نماز جمعہ بمقام مسجد احمدیہ پشاور منعقد ہوگا۔ جو ۸ فروری ۱۹۴۱ء کی شام تک جاری رہے گا۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان بہ نفس نفیس شامل اجلاس ہوں۔ البتہ بصورت مجبوری باضابطہ منتخب شدہ نمائندہ بھیجدیں۔ جس کے لئے وہی شرائط نمائندگی ہیں۔ جو مجلس مشاورت کے لئے مقرر ہیں۔ جہاں امیر یا پریذیڈنٹ مقرر نہ ہوں۔ وہاں کا سیکرٹری اجلاس میں شامل ہو سکتا ہے۔ جن جماعتوں میں تعداد چندہ دہندگان پچاس یا اس سے زیادہ ہو وہ دو نمائندے بھی بھیج سکتی ہیں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

(۱) دعا
(۲) تلاوت قرآن شریف
(۳) نظم
(۴) افتتاحی تقریر امیر صاحب پراونشل انجمن
(۵) رپورٹ ہائے نمائندگان جماعت ہائے مقامی
(۶) رپورٹ ہائے کارگزاری سیکرٹریان مجلس عاملہ
(۷) امور قابل غور:۔

(۱) پراونشل انجمن کی طرف سے مقامی انجمنوں کی امداد کے متعلق قواعد کی نظر ثانی
(۲) بجٹ آمد و خرچ سال ۴۲-۱۹۴۱ء (جس کی نقل انجمنوں کو پہونچا دی جائے گی)
(۳) انتخاب عہدہ داران رسالہ مجلس عاملہ
(۴) صوبہ بھر میں تربیتی و تبلیغی نظام کو وسیع کرنے کے لئے کون سے ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں۔

خاکسار مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد نوشہرہ

چار دو رنگی ٹائٹل کے علاوہ ۴ صفحہ کا ٹریکٹ قیمت درج نہیں نظارت تالیف قادیان سے طلب کریں

خلافت کے نہ رہنے سے مسلمانوں کو کیا نقصان پہونچا؟

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

(۲)

خلافت کی بے حرمتی برداشت کرنے کی سزا

حضرت عثمان رضؓ اور آپ کا عہد دونوں اس رحمتِ کامل کا نمونہ تھے جس سے خلافت کے طفیل مسلمانوں کو نوازا گیا صحابہ کرام اس سمعًا و طاعۃً کا کامل نمونہ تھے جو خلافت کا اولین حق ہے۔ تاریخ اسلامی کے اس سنہری زمانہ میں جس میں خلافت اپنی رحمت کے ساتھ اپنے کمال اوج پر جلوہ افروز تھی۔ اور ایسے وقت میں کہ جب صحابہ خلافت کے دونوں رکنوں کے سبق کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے تھے۔ عبد اللہ بن سبا اُٹھتا۔ اور کچھ سزا یافتہ افراد کو برگشتہ کرتا۔ اس رحمت کو لعنت میں تبدیل کرتا۔ اور فتنہ کے ایک ایسے طولانی سلسلہ کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جو نہ ختم ہونے والا ثابت ہوا۔ بے حرمتیٔ خلافت سے پیدا شدہ فتنے کی وجہ سے مدینہ پر ایک ایسا وقت بھی آیا۔ جب اس میں کشت و خون ہوا۔ اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ مُردوں تک کو دفنانے کی توفیق نہ ملی۔ لاشیں کئی روز تک پڑی سڑتی رہیں۔ شہر کے کُتّے اور جنگل کے بھیڑیئے آتے۔ اور لاشیں کھاتے اسلامی خلافت کا مرکز مدینہ ویران تھا۔ ان درندوں کے سوا مُردوں کو سنبھالنے والا اور کوئی نہ تھا۔ میری رائے میں یہ ایک عذاب تھا۔ جو اہلِ مدینہ کو اس جرم کی پاداش میں ملا۔ کہ نظامِ خلافت کو باغیوں کے ہاتھوں پائمال ہونے دیا گیا۔ اور حق یہ ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ اور آپ کے نورِ نظر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی اس پاداش سے نہ بچ سکے۔

خلافت کی بغاوت سے بچنے کی تاکید

اللہ تعالےٰ نے سورۃ انفال کے رکوع ۳ میں نبوّت اور خلافت دونوں کی حرمت اور ان کے حق سمعًا و طاعۃً کے متعلق تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَّاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ یعنی اس فتنہ سے بچو۔ جو بغاوت و عصیان کی وجہ سے پیدا ہوگا۔

اور وُہ ایسا خطرناک فتنہ ہے۔ کہ اس میں الٰہی سزا کا اثر صرف ظالموں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ عام ہوگا۔ یعنی نیکوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیگا۔ حضرت علی اور آپ کا خاندان رضی اللہ عنہم بھی اس فتنہ کے شر سے نہ بچ سکا۔ جو نظام خلافت کو تہ و بالا کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا تھا۔ حالانکہ اس فتنہ کو جو شکل دی گئی تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ خلافت خاندانِ نبوت کا ورثہ ہے۔ اور حضرت علی رضؓ زیادہ حقدار ہیں۔ مگر واقعات شاہد ہیں۔ کہ اس فتنہ نابینا نے حضرت علی رضؓ اور ان کے خاندان تک کو بھی نہ چھوڑا۔ اور جنہوں نے حضرت عثمان پر اس قسم کے اعتراضات کا دروازہ کھولا تھا۔ کہ انہوں نے بڑی بڑی جائیدادیں پیدا کی ہیں۔ یہ تو عام مسلمانوں کا حق ہیں بیت المال میں جانی چاہئیں۔ اور ذاتی املاک پیدا کرنا گناہِ عظیم ہے۔ انہی پارساؤں کے ہاتھوں نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے لاکھوں اموال تباہ و برباد ہوئے۔ بلکہ ہزارہا معصوم جانیں نہایت بے رحمی سے موت کے گھاٹ اُتاری گئیں مسلمانوں کی آبروؤں اور عزّتوں کو پاؤں تلے روندا گیا۔ یہ سب کچھ کیوں ہُوا؟ محض اس لئے کہ اسلامی نظامِ خلافت کی بے حرمتی کی گئی۔ اس کا ادب نہ کیا گیا اور سمعًا و طاعۃً جو اس کا حق تھا۔ اُسے نہ دیا گیا۔ اور اس کے خلاف باغیانہ خیالات کو رائج ہونے دیا گیا۔

تاریخ اسلامی سے دو اہم سبق

خلافت کے اس ایک رکن کی حرمت کو صدمہ پہونچنے سے تمام فتنے پیدا ہوئے۔ اور ان فتنوں کے ہی پیشِ نظر اللہ تعالےٰ ہمیں تنبیہ کرتا ہُوا فرماتا ہے۔ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ... وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَّاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (انفال ع ۳) تاریخ اسلامی اپنے اندر دو بڑے سبق رکھتی ہے۔ ایک سبق وُہ جس کا تعلق ہجرت کے بعد کے تیئس ۲۳ سالہ عرصہ سے ہے۔ اور دُوسرا وُہ جس کا تعلق مابعد کے دس سال سے ہے۔ دونوں عرصوں کے دو مختلف مشاہدوں اور تجربوں کے الگ الگ نتائج ہیں۔ جو اپنی نوعیت میں نہایت واضح ہیں سچائی کے اصُول کی حفاظت کے لئے محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تن تنہا آواز بلند کی اور تمام عرب آپ کے خون کا پیاسا ہوگیا۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو ان اصول کی سچائی کی خاطر کامیاب فرمایا۔ اور قلّت سے کثرت بنایا۔ حضرت ابو بکر رضؓ کو امرھم شوریٰ بینھم کے سنہری اصُول کے ماتحت آپ کا جانشین منتخب کیا گیا۔ آپ کی خلافت وراثتی نہ تھی۔ بلکہ انتخابی و نیابتی تھی۔ آپ کے عہدِ خلافت میں تقریبًا تمام قبائل عرب نے ارتداد اختیار کرکے علمِ بغاوت بلند کیا۔ حضرت ابو بکر رضؓ نے ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ اور صحابہ کرام نے اگرچہ ان میں سے ایک حصہ پہلے اس جہاد کے جواز کے حق میں نہ تھا۔ مگر سبھی نے امیر المومنین کی آواز پر لبیک کہتے ہُوئے سمعًا و طاعۃً کا قابلِ رشک نمونہ دکھلایا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ قبائل نے شکستوں پر شکستیں کھائیں۔ اور سارا عرب بہت جلدی مغلوب ہوگیا۔ حضرت عمر رضؓ کا تقرر بھی اہل الرائے صحابہ کے مشورہ کے بعد ہُوا۔ جسے تمام مسلمانوں نے قبول کیا۔ اور آپ کے زمانہ میں عالمِ اسلامی اخلاص و اطاعت کا قابلِ رشک نمونہ تھا۔ اور اس نیابتی و انتخابی خلافت اور اس کی حرمت کے برقرار رہنے سے مسلمانوں نے قیصر و کسرےٰ کی جابرانہ حکومتوں تک کا تختہ الٹ دیا۔ اور ہر میدان میں تائیدِ الٰہی ان کے شاملِ حال رہی۔ نعمتوں کے دروازے چاروں طرف سے ان پر کھول دیئے گئے۔ اور بلادِ عرب کو جو درندوں کا مسکن تھا۔ امن کا ملجا و ماویٰ بنایا گیا۔

اللہ تعالےٰ کی طرف سے انتباہ

اسی خارق عادت تائیدِ الٰہی کی یاددہانی کراتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ وَاذْكُرُوْآ اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ اے فتنہ پردازو اس فتنہ سے بچو۔ جو فساد و تخریب اندھا دھند پیدا کرنے والا ہے۔ اور آفتِ ناگہانی اور بلائے عظیم بن کر خاص و عام کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔ ایسے فتنہ سے بچو اور اس بات کو یاد رکھو۔ کہ ایک وُہ وقت بھی تھا۔ کہ تمہیں دُنیا میں نہایت کمزور سمجھا جاتا تھا۔ تم ڈرتے تھے۔ کہ کہیں لوگ تمہیں اُچک نہ لے جائیں۔ اس غایت درجہ کمزوری کی حالت میں۔ فَاٰوٰىكُمْ۔ اللہ تعالےٰ نے تمہیں اپنی پناہ میں لیا۔ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ اور اپنی نصرت سے تمہاری مدد کی۔ اور تمہیں مضبوط کیا۔ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور پاکیزہ نعمتوں سے تمہیں مالامال کر دیا۔ صرف اس لئے کہ تمہاری ایک ادا ہمیں پسند آئی۔ اور وُہ سمعًا و طاعۃً کا نمونہ ہے۔ جو تم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دکھلایا۔ حضرت ابو بکر رضؓ کے ساتھ دکھلایا۔ حضرت عمر رضؓ کے ساتھ دکھلایا۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ۔ اس نیک نمونہ کے بعد ایسا نہ ہو۔ کہ تم پھر ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ۔ جنہوں نے سمعنا کہا۔ اور پھر نہ سُنا نہ مانا۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔ بدترین مخلوق وُہ ہے جو سُننے کے باوجود نہیں سنتی۔ اور عقل رکھنے کے باوجود عقل سے کام نہیں لیتی۔

تین زمانوں میں مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ خلافت کے اساسی دستور العمل کو قائم رکھا۔ اور سمعًا و طاعۃً کا اعلےٰ نمونہ دکھلایا۔ اور خدا تعالےٰ نے بھی انہیں اپنی خاص رحمتوں سے نوازا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضؓ کا زمانہ آیا۔ آپ کا انتخاب بھی مشورہ سے ہُوا۔

اسلامی نظامِ خلافت کا سنگِ بنیاد

تینوں خلفاء کے انتخاب میں اہل الرائے صحابہ اور دیگر افرادِ امت کا مشورہ کام کرتا ہُوا نظر آتا ہے۔ اور اس میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ کہ محض قرابت یا خاندانی تعلقات کی وجہ سے۔ کسی شخص کو ترجیح دی گئی ہو

یہ نہیں کہ صحابہ کرام کے سامنے قرابت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوا۔ نہیں بلکہ ان کے سامنے قرابت کا سوال آیا مگر انہوں نے اسے غیر اسلامی سمجھ کر ٹھکرا دیا۔ اور اس بات کو دیکھا۔ کہ ذاتی خوبیوں کے لحاظ سے فضیلت کس کو حاصل ہے۔ اور فضیلت کے اسی مابہ الامتیاز کو خلفائے ثلاثہ کے انتخاب میں ملحوظ رکھا گیا۔ یہ وہ طریق ہے جو اسلامی نظام خلافت کا سنگ بنیاد ہے۔ خلافت راشدہ کے عہد میں اسلامی قصر خلافت کی بنیاد نہ اس بات پر رکھی گئی۔ کہ کون کس خاندان سے ہے۔ اور نہ اس بات پر رکھی گئی۔ کہ فلاں شخص اپنے آپ کو خلافت کا زیادہ حقدار سمجھتا ہے۔ بلکہ صرف اس بات پر انتخاب خلافت کی بنیاد رکھی گئی۔ کہ باعتبار ذاتی خوبیوں اور قابلیتوں کے مسلمانوں کی اکثریت کسے اکرم و افضل اور خلافت کا زیادہ حقدار سمجھتی ہے۔

حضرت علیؓ کی خلافت

مگر خلافت اسلامیہ کا یہ انتخابی سنگ بنیاد حضرت علیؓ کے انتخاب کے وقت اپنے اصل مقام سے سرکایا گیا۔ کیونکہ ان کا انتخاب ایسے لوگوں کے منصوبہ کے ماتحت ہوا جو خلیفہ کے انتخاب میں قرابت کے سوال کو مقدم سمجھتے تھے۔ آپ کا انتخاب آپ کی مرضی کے خلاف اور اہل الرائے صحابہ کے مشورہ کے بغیر عمل میں لایا گیا۔ تاریخ اسلامی نے اس بات کو اچھی طرح محفوظ رکھا ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے بار بار بیعت لینے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ قتل عثمان پر تین دن گزر گئے۔ اور مسند خلافت خالی پڑی رہی۔ مدینہ اس وقت باغیوں کے قبضہ میں تھا۔ اکثر صحابہ حج کی وجہ سے باہر تھے۔ اور جو موجود تھے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تاکیدی حکم کی اطاعت میں گھروں میں بیٹھے تھے۔ باغیوں نے قتل کی واردات سے مدینہ کے لوگوں کو مرعوب کیا ہوا تھا۔ آخر حالات سے مجبور ہو کر اور فتنہ کو بڑھتے دیکھ کر بعض صحابہ کی تحریک پر حضرت علیؓ نے ہاتھ بڑھایا۔ مشہور سزا یافتہ ڈاکو مالک اشتر جسے حضرت عثمانؓ کے حکم سے بصرہ سے ملک بدر کیا گیا تھا تلوار سونتے کھڑا تھا اور لوگوں کو ڈرا دھمکا کر بیعت کے لئے مجبور کر رہا تھا۔ باغیوں کے اس دباؤ کو اگر دیکھا جائے۔ تو حضرت علیؓ کے متعلق یہ انتخاب اہل الرائے صحابہ اور امت کے آزادانہ مشورہ سے نہیں ہوا۔ اور اس لئے وہ مخدوش ہے۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ اس وقت ایک معتدبہ حصہ صحابہ کا بیرونی علاقہ میں تھا۔ یا حج پر گیا ہوا تھا۔ اور جو مدینہ میں موجود تھے۔ ان میں سے ایک اعلیٰ پایہ کے طبقہ نے بیعت میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ سعد بن ابی وقاص۔ عبداللہ بن عمر ابو سعید خدری۔ حضرت مسلمہ بن مخلد اور حسان بن ثابت وغیرہ کو تردد تھا۔ کہ آیا۔ یہ بیعت درست بھی ہے یا نہیں۔ بعض صحابہ تو اس خوف سے کہ کہیں انہیں بیعت کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔ مدینہ سے بھاگ گئے۔ غرض حضرت علیؓ کی بیعت ان حالات کی وجہ سے جو باغیوں نے پیدا کر دیئے تھے۔ از روئے مشورہ و انتخاب مخدوش ہے۔ آپ کی بیعت وہ صراحت نہیں رکھتی جو خلفائے سابقین کی خلافت رکھتی ہے۔ یہ انتخاب باغیوں کے شور و شغب میں ہوا۔ اور بہ نسبت شوریٰ کے منصوبہ بازی کے زیادہ قریب ہے۔ اور ایسا انتخاب تھا جس کا سوال روح بغاوت نے شرارت اور فتنہ و فساد کے درمیان ایک غلط نظریہ کا بہانہ بنا کر اٹھایا۔ اور ایسا انتخاب تھا۔ جو خلیفہ وقت کے خون سے سینچا گیا۔

خلافت اسلامیہ کا سنگ بنیاد کیونکر سرکایا گیا

اسلامی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ جب نظام خلافت کے سنگ بنیاد کو اپنی جگہ سے سرکایا گیا۔ اور اہل اسلام میں سے ایک نام نہاد مسلمان گروہ نے مسند خلافت کی بے حرمتی کو جائز سمجھا۔ اور پھر اس وقت سے لے کر آج تک یہ سنگ بنیاد اپنے مرکز پر نہیں آیا۔ البتہ احمدیت نے سنئے سرے سے سابقہ اساس کو پھر دوبارہ اٹھایا ہے۔ اس سے قبل خلافت اسلامیہ کا سنگ بنیاد حضرت عثمانؓ کے واقعہ کے بعد اپنی جگہ سے دور اور دور سے دور تر ہی ہوتا چلا گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ خلافت قوم کی امانت اور اپنی شکل و صورت میں نیابتی و انتخابی رہتی۔ وہ ایک موروثی شے اور فرد واحد کی ملکیت قرار دی گئی اور عملاً یہ بھی جائز قرار دیا گیا۔ کہ خلافت کے مقابلہ میں سمعاً و طاعۃً کے اصل کو ٹھکرایا جا سکتا ہے۔ اور اس کی بے حرمتی بھی کی جا سکتی ہے۔ اس حادثہ جانکاہ سے جہاں سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ اسلامی نظام خلافت کا گرانمایہ انتخابی دستور کا نام و نشان عالم اسلامی سے مٹ گیا۔ وہاں اس کے ساتھ ہی اسلام کا قائم کردہ قصر خلافت بھی ہمیشہ کے لئے منہدم ہو گیا۔

انتخاب خلافت میں حق وراثت کے سوال کو درمیان میں لایا گیا۔ اور پھر یہ چیز ورثاء کی چھینا جھپٹی کی چیز ہی رہ گئی۔ خلافت کی حرمت کو بچانے میں جاں سے دریغ کیا گیا۔ اس کے نتائج پر آئندہ قسط میں بحث کی جائے گی۔

~~~~~~~

یو۔پی و سی۔پی میں تبلیغی وفد کے دورہ کا پروگرام

یو۔پی و سی۔پی میں تبلیغی دورہ کے متعلق جو مشورہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان صوبوں کی جماعتوں کے احباب سے ہوا تھا۔ اس کو عمل میں لانے کے لئے انشاء اللہ عنقریب ایک تبلیغی وفد دورہ شروع کر دے گا۔ مقررہ تاریخ اور وقت کی اطلاع ممبران وفد بذریعہ خط دیں گے۔ سردست ان کے پروگرام کا خاکہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ تا جماعتیں اپنے ہاں تبلیغ کی تیاری کر لیں۔

نام مقام	تاریخیں جن میں انشاء اللہ وفد پہنچیگا	نام مقام	تاریخیں جن میں وفد انشاء اللہ پہنچیگا
آگرہ	۲۸ تا ۲۹ صلح ۱۳۲۰ش ۲۸ جنوری ۱۹۴۱ء	کان پور	۱۵ تا ۱۶ شہادت ۱۳۲۰ہش ۱۵ و ۱۶ اپریل ۱۹۴۱ء
گوالیار	۶ تبلیغ " ۶ فروری	اٹاوہ	۱۹ تا ۲۰ " " ۱۹ تا ۲۰ "
جھانسی	۷ تا ۱۰ " ۷ تا ۱۰ "	شکوہ آباد	۲۱ شہادت " ۲۱ اپریل
بھوپال	۱۳ تا ۱۵ " ۱۳ تا ۱۵ "	مین پوری	۲۲ " " ۲۲ "
انارسی	۲۱ تبلیغ " ۲۱ فروری	سرسہ گنج	۲۳ تا ۲۵ شہادت " ۲۳ تا ۲۵ "
ناگپور کامپٹی	۲۲ تا ۲۶ " " ۲۲ تا ۲۶ "	بریلی	۲۶ تا ۲۸ " " ۲۶ تا ۲۸ "
امراوتی	۲۷ تا ۲۸ " " ۲۷ تا ۲۸ "	شاہجہانپور کٹیا	۱۱ تا ۱۳ ہجرت " ۱۱ تا ۱۳ مئی
رائے پور بستر	۳ تا ۵ امان " ۳ تا ۵ مارچ	رام پور	۱۶ تا ۱۷ " " ۱۶ تا ۱۷ مئی
بلاسپور	۱۳ امان " ۱۳ مارچ	مراد آباد و امروہہ	۱۸ تا ۱۹ " " ۱۸ تا ۱۹ "
کٹنی	۱۴ امان " ۱۴ "	ڈیرہ دون	۲۸ تا ۳۰ ہجرت " ۲۸ تا ۳۰ "
الہ آباد	۱۵ تا ۱۷ امان " ۱۵ تا ۱۷ "	علی گڑھ	۳ تا ۵ احسان " ۳ تا ۵ جون
بنارس	۲۹ تا ۳۱ امان " ۲۹ تا ۳۱ "	بلند شہر	۱۲ تا ۱۴ احسان " ۱۲ تا ۱۴ جون
فیض آباد	۱ تا ۲ شہادت " ۱ تا ۲ اپریل	میرٹھ	۱۵ تا ۱۷ احسان " ۱۵ تا ۱۷ جون
گونڈہ بلرام پور	۵ تا ۷ " " ۵ تا ۷ "	مظفر نگر	۱۹ تا ۲۱ " " ۱۹ تا ۲۱ "
لکھنؤ	۸ تا ۱۰ " " ۸ تا ۱۰ "	سہارنپور	۲۲ تا ۲۴ " " ۲۲ تا ۲۴ "

نوٹ:۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ دورہ اسی پروگرام کے مطابق ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ کے مقامی حالات کے ماتحت ضرورت پیش آئی۔ تو اس میں تبدیلی کی جا سکے گی۔ جس کی اطلاع وفد مرکز کو اور جماعتوں کو دیتا رہے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سیکرٹریان تعلیم و تربیت کا انتخاب

میں اس اعلان کے ذریعہ تمام ایسی جماعتوں کو جن میں سیکرٹریان تعلیم و تربیت مقرر نہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی جماعتوں میں اس عہدہ کا انتخاب کر کے رپورٹیں بھجوائیں
~~~~~~~

ذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین

اچھی اچھی باتیں لوگوں کو یاد دلاتے رہا کرو کیونکہ یاد دلانے سے مومنوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

ہماری شریعت کی عبادتیں جن پانچ بنیادوں پر قائم ہیں۔ ان میں سے چوتھی بنیاد رمضان کے روزے ہیں۔ یہ روزے ہر مرد و عورت پر فرض ہیں۔ لیکن مسافر یا بیمار مرد ہو یا عورت وہ بجائے سفر اور بیماری میں روزہ رکھنے کے دوسرے دنوں میں روزے رکھا کریں۔ اسی طرح حاملہ مرضعہ اگر روزے نہیں رکھ سکتیں تو وہ موقعہ ملنے پر دوسرے دنوں میں روزے رکھیں۔ نیز حائضہ اور چلّہ والی عورتوں کو بھی دوسرے دنوں میں روزے رکھنے چاہئیں یعنی معذوروں کے لئے ہماری شریعت نے عِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَر یعنی اور دنوں میں گنتی پورا کرنے کا حکم ہے۔ اس دفعہ رمضان شریف ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں آیا تھا۔ جسے تین ماہ کے قریب گذرنے ہیں۔ اس رمضان میں بھی ہماری عورتوں اور مردوں نے سفر کئے۔ اور وہ بیمار بھی رہے۔ نیز ہماری بہنوں کو فطرت نسوانیت کے قانون کے ماتحت حیض و نفاس میں روزے چھوڑنے پڑے۔ نیز وہ حاملہ اور مرضعہ بھی ہوئیں۔ ان تمام حالتوں میں وہ رمضان کے کل یا بعض روزے نہ رکھ سکی تھیں۔ لیکن اب چونکہ رمضان گذر گیا ہے۔ اور آئندہ رمضان میں آٹھ نو ماہ باقی ہیں اس لئے عام انسانی فطرت جو اپنے فرائض کو آگے سے آگے دھکیلتی جاتی ہے اور پھر بہی پھر بہی کے بہانوں سے اپنی ذمہ داریوں کو ٹالتی جاتی ہے۔ وہ یقیناً روزوں کے بارے میں بھی ہماری سدّ راہ ہے۔ اور مجھے تو یہ بھی بدگمانی ہے۔ کہ بعض احباب کو شاید پوری گنتی بھی یاد نہ رہی ہو کہ ہم نے کتنے روزے رمضان میں رکھے تھے۔ اور کتنے چھوڑے تھے۔ اس لئے میں تمام ان احمدی بھائیوں اور بہنوں سے جو گذشتہ رمضان میں روزے کسی عذر کی بناء پر چھوڑ چکے ہیں

التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ میری اس عرض داشت کو پڑھ کر فوری طور پر اس طرف توجہ کریں اور چھوٹے ہوئے روزے رکھیں۔ آجکل دن چھوٹے ہیں۔ موسم سردیوں کا ہے۔ پیاس لگتی نہیں۔ آسانی سے خدا کا مطالبہ ادا ہو سکتا ہے۔ اور مطالبہ بھی ایسا جو ادائیگی کے بعد ہزاروں ثواب اور خوشنودیاں آسمان سے لاتا ہے۔ آجکل تو سحری کھانے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ سحری رمضان شریف میں سنت ہے مگر رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کے لئے سحری کا اہتمام ضروری نہیں۔ اس لئے رات کو نیت کر لی۔ اور صبح کی نماز کے بعد شام تک کچھ نہ کھایا۔ اور خدا راضی ہو گیا۔ پس اے میرے بزرگ اور پیارے بھائیو۔ اور میری واجب الاحترام بہنو! خدا کے مطالبہ کو آگے سے آگے مت کرتے جاؤ۔ بلکہ جلد سے جلد ان کی ادائیگی کرکے اپنے مولا کو خوش کر دو۔ آگے جوں جوں دن گذریں گے۔ موسم ہلکا ہوتا جائے گا۔ دن بڑے ہوتے جائیں گے۔ پیاس کا غلبہ ہو گا۔ اب تو مفت کرم داشتن والی بات ہے۔ موت و حیات کا کوئی اعتبار نہیں۔ بیماری اور صحت کی کوئی گارنٹی نہیں۔ کام کاج اور سفر کے مواقع درپیش ہونے کا کوئی ضامن نہیں۔ ان آسان اور آسائش کے دنوں کو خدا کا انعام سمجھو۔ بالخصوص اے کالجوں میں پڑھنے والے نوجوانوں اور انگریزی تعلیم یافتہ دوستو روزے فرض ہیں۔ اور وہ اسلام کی بنیاد ہیں۔ نفس سرکش کی اصلاح کا ذریعہ ہیں۔ خدا کا مطالبہ ہیں جن کے ادا کئے بغیر چھٹکارا نہیں۔ پس یاد کرو۔ اور گنتی کرو۔ اور خوب سوچ کر حساب کرو۔ اور معلوم کرو کہ گذشتہ رمضان میں سے کتنے روزے چھوٹے تھے۔ اور میری اس مؤدبانہ گذارش کو پڑھتے ہی دوسرے دن سے روزے رکھنے شروع کر دو۔ خدا کی آسانیوں۔ اس کے قانون قدرت کی پیدا کردہ آسائشوں کو غنیمت سمجھو۔ اور اس کی مہربانیوں سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ عقلمند آدمی لوگوں کے مطالبوں کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کجا یہ کہ مالک الملک کے مطالبہ کو ادا کرنے میں جلدی نہ کی جائے۔ بس میں یاد دلاتا ہوں کیونکہ ذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین یعنی یاد دلانے سے مسلمان خوب فائدہ اٹھاتے ہیں *

روحانی شراب کا جام ——— خدام الاحمدیہ

میں ابھی بچہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیت کا سایہ ہمارے غریب گھر پر ڈالا۔ اور ہم سب خورد و کلاں نے اس سایہ کے نیچے پرورش پائی۔ اس کو قریباً اکتالیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔

میں اپنے ہوش و حواس کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اس وقت سے آج تک ایک نہ منقطع ہونے والے جوش سلسلہ احمدیہ کی خدمت کا قیوم خدا نے دل میں قائم رکھا۔ باوجودیکہ جسمانی قوٰی نے جواب دے رکھے ہیں۔ لیکن دل نہیں مانتا۔ اور ٹوٹے ہوئے جسم کو ہانکے چلا جاتا ہے۔

احمدیت ایک عجیب شراب ہے۔ جس کا نشہ کسی اور نشے کو قریب نہیں آنے دیتا۔ مجھے یاد ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد نے اپنی تفسیر القرآن کی روشنی میں جماعت پٹیالہ میں درس قرآن دینا شروع کیا۔ ابھی چند بیٹھنے ہی گذرے تھے۔ کہ اس کا درس بے لذّت اور بے سرور معلوم ہونے لگا۔ کیونکہ وہ احمدیت کی شراب کا جام پلانے سے قاصر رہا تھا۔ آخر باوجودیکہ میں چھوٹا تھا۔ سولہ سترہ سالہ عمر تھی۔ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب آپ یہ کیا درس دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر تو آپ کے درس میں کبھی آتا نہیں اس نے جواب دیا۔ میں قرآن کا درس دیتا ہوں۔ لیکن مجھے اس جواب سے کوئی تسلی نہ ہوتی یہ ہے احمدیت کا نشہ! پھر میں ابھی طالبعلم ہی تھا۔ کہ ہماری جماعت کے سب سے پہلے سیکرٹری حافظ نور محمد صاحب مرحوم فوت ہو گئے۔ آخر مرنے والے کی نظر اس ناچیز طالبعلم پر پڑی۔ اور مجھے انجمن کے رجسٹر سپرد کر دیئے۔ اور میں نے اس خدمت کو انجام دے کر جو لذّت اٹھائی۔ اس کو میں ہی جانتا ہوں۔ تفصیل مشکل ہے۔

پس احمدیت ایک پر لذّت شراب ہے۔ جس کے نشے کی برکت کی وجہ سے انسان وہ کچھ کر سکتا ہے۔ جو دوسرا نہیں کر سکتا۔ اور وہ سرور حاصل ہوتا ہے۔ جو کسی اور نشہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ خدام الاحمدیہ میں داخل ہونا اس شراب کے اعلیٰ جام پینے کے مترادف ہے جو اس سے الگ ہے۔ وہ احمدیت کی مطہر شراب سے دور ہے *

خاکسار (ڈاکٹر) حشمت اللہ قادیان

(از شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ)

آہ! نواب خان مرحوم

نواب خان ساکن پرانیاں ضلع کیمبل پور۔ ایک درویش صفت عاشقانہ رنگ کا احمدی تھا۔ جو اپنے وطن سے عموماً پیدل چل کر سال میں ایک دو دفعہ ضرور قادیان آتا اور راستہ میں تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کے ساتھ اسے دلی محبت تھی۔ اور ان کے صفات اور اخلاق حسنہ کا بیان ہر وقت اس کی زبان پر تھا۔ اس دفعہ جب وہ جلسہ سے کچھ عرصہ قبل قادیان آیا تو بیمار تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اب میری آخری ملاقات ہے۔ میری وفات کے دن قریب آ گئے ہیں۔ اسی حالت بیماری میں یہاں سے چلا گیا۔ اور اب اخبار میں اس کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند درجات دے۔ عاجز کے ساتھ بہت محبت کرتا تھا۔ اور جب قادیان آتا تھا۔ تو اکثر وقت میرے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ اور ذکر حبیب کے سننے اور سنانے میں بہت خوش ہوتا تھا * خاکسار مفتی محمد صادق

خریداران الفضل جنکی خدمت میں وی پی ارسال ہوگی

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۱ء سے فروری ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرمادیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ۵ فروری ۱۹۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں یا اس تاریخ سے قبل وی پی رد کرنے کے متعلق اطلاع بھجوادیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کرینگے ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔

بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی پی رد کرنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔ پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر وہ تعاون نہ فرمائیں گے تو دفتر کے روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے۔ علی الخصوص اس زمانہ میں جب کہ کاغذ کی گرانی سے اخبار کی مشکلات سہ چند ہوگئی ہیں (خاکسار مینیجر الفضل)

۶۱ چوہدری غلام احمد خان صاحب
۱۳۶ میاں محمد شریف صاحب
۱۶۱ پیر حاجی احمد ؍
۱۷۷ سید محمد حسین ؍
۱۹۶ ڈاکٹر محمد صدیق ؍
۲۱۳ بابو محمد عثمان ؍
۲۱۴ جناب محمد احسان الحق ؍
۲۶۳ بابو عبد العزیز ؍
۲۷۷ بابو محمد امیر ؍
۲۷۹ مولوی عبد الحی ؍
۲۹۳ مولوی عمر الدین ؍
۲۹۷ بابو عبد اللہ ؍
۲۹۷۹ خوشی محمد ؍
۱۵۴۰ بابو حیات محمد ؍
۱۶۷۱ جناب عبد الغفار ؍
۱۶۹۹ محمد عبد المجید ؍
۱۷۰۹ ماسٹر شیر عالم ؍
۱۸۹۲ مولوی محمد حسین ؍
۱۸۹۸ میاں سراج الدین ؍
۲۰۸۵ صاحبزادہ عبد اللطیف ؍
۲۵۵۶ محمد یوسف ؍
۳۰۷۰ چوہدری عطا محمد ؍
۳۲۲۱ ؍ غلام احمد ؍
۳۵۱۵ محمد شفیع ؍
۳۵۹۶ مظفر الدین ؍
۳۶۸۲ چوہدری نعمت خان ؍

۴۸۴۳ شیخ رفیع الدین صاحب
۴۸۴۴ منشی الطاف حسین ؍
۴۰۱۱ شیخ محمد کرم الہی ؍
۴۳۳۳ سوبیدار خان ؍
۴۴۱۶ جناب محمد حسین ؍
۴۴۲۳ منشی کریم بخش ؍
۴۵۵۳ خان صاحب نعمت اللہ خان صاحب ؍
۴۶۶۹ غلام رسول صاحب
۴۷۵۹ حافظ عبد السلام ؍
۴۸۲۹ محمد حسین ؍
۴۸۸۵ ڈاکٹر عبد الکریم ؍
۵۳۲۹ مولوی سعد الدین ؍
۵۶۸۲ عبد الشکور ؍
۶۰۳۴ شیخ عبد اللہ غلام احمد خان صاحب ؍
۶۳۲۷ کریم بخش صاحب
۶۵۱۱ ایم غلام مصطفیٰ ؍
۶۷۲۶ حبیب الرحمن ؍
۶۷۶۷ بابو احمد اللہ خان ؍
۶۸۸۱ ننھے خان ؍
۶۹۳۲ میر عبد الرحمن ؍
۶۹۴۰ سلطان علی ؍
۷۱۵۰ چوہدری عنایت علی ؍
۷۱۸۳ ؍ کریم بخش ؍
۷۹۴۰ ؍ سردار احمد ؍

۷۲۹۰ آئی ایم خان صاحب
۷۶۳۹ اسرار احمد ابرار احمد ؍
۷۷۸۷ میاں عطاء اللہ صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین ؍
۷۴۲۰ مخدوم محمد افضل ؍
۸۰۲۰ عبد العزیز ؍
۸۰۷۵ رشید احمد ؍
۸۰۸۶ ڈاکٹر ایچ اے یوسف زئی صاحب
۸۲۴۲ ملک فیروز الدین صاحب
۸۳۱۰ قاضی ظہور الدین ؍
۸۳۲۷ حکیم میر سعادت علی ؍
۸۳۷۰ عبد الرزاق ؍
۸۴۷۶ ڈاکٹر فضل کریم ؍
۸۵۶۷ سردار امیر محمد خان ؍
۸۶۴۷ قادر بخش ؍
۸۸۸۱ چوہدری غلام محمد ؍
۸۹۱۶ علین علی شاہ ؍
۹۰۷۷ سید حسام الدین احمد ؍
۹۰۹۲ ایم اے جلیل فیضی ؍
۹۱۰۷ شیخ محمود حسین صاحب
۹۱۷۰ جناب خادم علی ؍
۹۱۷۱ ای احمد ؍
۹۲۲۲ غلام رسول ؍
۹۲۲۶ حاجی محمد ؍
۹۲۴۰ سید زمان شاہ ؍

۹۲۴۷ بابو عطاء اللہ صاحب
۹۳۰۹ قمر الدین ؍
۹۳۵۱ شکر الہی ؍
۹۴۴۳ محمد صاحب حکیم
۹۴۵۵ مرزا عبد الحق صاحب
۹۴۶۰ بشیر احمد ؍
۹۵۰۰ چوہدری محمد حسین ؍
۹۶۲۱ شیر محمد خان ؍
۹۶۶۹ میاں اللہ رکھا ؍
۹۰۲۰ محمد الدین ؍
۹۸۷۴ عبد اللہ ؍
۱۰۰۳۴ حبیب اللہ خان ؍
۱۰۰۴۲ شیخ صدیق احمد ؍
۱۰۰۹۹ چوہدری سید علی ؍
۱۰۱۳۱ محمد رمضان احمد ؍
۱۰۱۶۲ عبد الکریم ؍
۱۰۱۹۰ میاں نذیر احمد ؍
۱۰۱۹۳ ڈاکٹر اے بشری
۱۰۲۰۶ چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۸۴ ؍ سلطان علی ؍
۱۰۳۷۶ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم
۱۰۴۶۰ غلام جیلانی خان ؍
۱۰۵۸۴ چوہدری اسد مختار ؍
۱۰۶۰۰ میر مرید احمد خان ؍
۱۰۸۰۷ منشی دانشمند ؍
۱۰۸۱۵ پردیسی محمد ؍
۱۰۸۲۳ بشیر احمد ؍
۱۰۸۷۵ محمد شریف صاحب چغتائی
۱۰۸۸۸ بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۳۷ سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ
۱۰۹۸۶ میر علی خان صاحب
۱۱۰۵۵ چوہدری غلام محمد ؍
۱۱۲۵۳ ؍ محمد فضل ؍
۱۱۳۰۱ محمد حسین ؍
۱۱۳۰۶ سیٹھ حاجی الیاس ؍
۱۱۳۱۰ منشی محمد بخش ؍
۱۱۳۸۵ عبد الحلیم ؍
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب شرما
۱۱۵۰۷ محمد سرور صاحب
۱۱۵۱۲ سیٹھ حاجی علی محمد ؍
۱۱۵۱۳ محمد ابراہیم ؍
۱۱۵۶۴ ایم محمد عثمان ؍

۱۱۶۱۹ منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۷۰۳ ملک احمد خان ؍
۱۱۷۸۰ ابو البشیر رحمت اللہ ؍
۱۱۷۸۵ احمد علی ؍
۱۱۸۰۶ عبد الغنی ؍
۱۲۰۷۱ خانزادہ امیر اللہ خان صاحب
۱۲۱۰۲ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۱۴۹ حاجی میراں بخش ؍
۱۲۱۶۲ مالک رام ؍
۱۲۲۰۴ بابو قاسم الدین ؍
۱۲۳۳۲ جمعدار مرزا احمد بیگ ؍
۱۲۳۲۸ احمدیہ دار التبلیغ ویرد وال ؍
۱۲۳۲۹ ڈاکٹر سعید احمد صاحب
۱۲۳۳۴ پیر اکبر علی ؍
۱۲۳۶۹ ملک عطاء اللہ ؍
۱۲۳۷۰ صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۵۴ ظہور احمد صاحب
۱۲۴۸۶ محمد حیات ؍
۱۲۵۱۰ میاں محمد منیر خان ؍
۱۲۵۹۰ محمد الدین ؍
۱۲۶۰۴ چوہدری حمید اللہ خان ؍
۱۲۶۳۶ محمد عطاء الرحمن ؍
۱۲۶۷۵ سید احمد شاہ ؍
۱۲۶۸۸ محمد شفیع ؍
۱۲۷۵۹ چوہدری عبد الاحد ؍
۱۲۷۸۱ خواجہ محمد صدیق ؍
۱۲۸۰۳ بابو عبد الجلیل ؍
۱۲۸۰۷ بابو شمس الدین ؍
۱۲۸۱۲ مسٹر محمد صادق ؍
۱۲۸۳۱ میر احسان اللہ ؍
۱۲۸۳۴ عبد الرشید ؍
۱۲۸۴۸ شیخ ظہور الدین ؍
۱۲۸۵۰ ؍ مولا بخش ؍
۱۲۹۵۵ ماسٹر اللہ بخش ؍
۱۳۰۱۳ ایم نصیر الحق ؍

۱۴۰۶۴ چوہدری محمد بوٹے خان صاحب
۱۴۰۸۶ محمد اسلم صاحب
۱۴۰۹۶ شیخ محمد ابراہیم ؍
۱۴۱۱۷ غلام احمد ؍
۱۴۱۴۹ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ؍
۱۴۱۵۰ خلیفہ عبد الرحمن ؍
۱۴۱۷۶ بیگم چوہدری سردار خان صاحب
۱۴۱۹۵ میاں عبد الحق صاحب
۱۴۲۲۶ محمد عبد اللہ ؍
۱۴۲۲۸ ایم عبد الواحد ؍
۱۴۲۵۲ ایم احمد ؍
۱۴۲۸۵ چوہدری رحمت خان ؍
۱۴۳۰۶ ؍ نادر علی ؍
۱۴۳۲۵ مسٹر فیض الحق ؍
۱۴۴۰۱ مولوی محمد محبوب ؍
۱۴۴۳۷ مولوی قدرت اللہ ؍
۱۴۴۸۱ مرزا ظفر احمد ؍
۱۴۵۰۳ شیخ کریم بخش ؍
۱۴۵۲۳ مسٹر منظور احمد ؍
۱۴۵۲۷ ملک صفدر علی ؍
۱۴۵۸۱ میاں بشیر احمد ؍
۱۴۵۸۲ میاں غلام سرور ؍
۱۴۵۸۳ منشی برکت علی ؍
۱۴۵۸۷ قریشی مختار احمد ؍
۱۴۵۹۷ ایس ایم ذکریا ؍
۱۴۵۹۹ خواجہ محمد اسمٰعیل ؍
۱۴۶۰۴ حکیم عبد الصمد ؍
۱۴۶۲۵ نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ عبد السلام صاحب
۱۴۶۳۵ ڈاکٹر علم الدین ؍
۱۴۶۷۷ ملک غلام محمد ؍
۱۴۶۹۸ چوہدری فضل الہی ؍
۱۴۷۰۰ محمد سعید ؍
۱۴۷۰۸ بابو محمد الطاف ؍

ضرورت معلم

مجلس مرکزیہ کو دار الصحت کے لئے ایک محنتی اور دیہاتی تمدن سے واقف معلم کی ضرورت ہے جو بالغ ناخواندگان کو یسرنا القرآن۔ قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ و نماز پڑھانے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ خواہشمند احباب جلد از جلد اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ تعلیم کا تجربہ رکھنے والے دوستوں کو ترجیح دی جاوے گی۔

تحریک توسیع اشاعت ریویو انگریزی

از جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال

ریویو انگریزی جو مفید کام کر رہا ہے۔ وہ تمام دوستوں کو معلوم ہے۔ احمدیہ جماعت کی روایات میں سے یہ ہے۔ کہ مذہبی اور روحانی امور کے اصول کو عملی رنگ میں مغربی اقوام کے سامنے پیش کرے۔ اور ان اقوام پر ان کی اپنی اصطلاحات میں تفسیر قرآن اور تعلیم اسلام پیش کرے۔ اور مغربی اقوام پر ظاہر کرے۔ کہ انسانیت کی نجات اسلام میں ہے۔ میرے علم و درائے کے مطابق صوفی عبد القدیر صاحب نیاز کی زیر ادارت ریویو آف ریلیجنز اس غرض کو باحسن طریق پورا کر رہا ہے لیکن یہ نہایت افسوسناک امر ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کے نوجوانوں کا انگریزی دان طبقہ اس نہایت اہم اور مفید رسالہ کی طرف متوجہ نہیں ہے۔ اور اس وقت باوجود شدید کوشش کے خریداران کی تعداد ۲۳۵ ہے۔ جو نہایت قلیل ہے۔ اور رسالہ اپنے اخراجات ادا نہیں کر رہا جو نہایت مایوس کن بات ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ اس رسالہ کے خود بھی خریدار بنیں اور دوسرے احباب کو بھی توجہ دلائیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

جمبورا ریاست پٹرابنگال میں تبلیغ احمدیت

پریذیڈنٹ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مرزا مظفر الدین صاحب چودہری بی۔ اے مبلغ جماعت احمدیہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۰ء جمبورا تشریف لائے۔ اور یہاں ایک ہفتہ قیام کیا روزانہ قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ جس سے بعض غیر احمدی بھی مستفید ہوئے۔ ہم نے مقامی اور نواحی مولویوں اور دوسرے لوگوں کو دعوت دی۔ کہ احمدیت کے متعلق اپنے شکوک کا ازالہ کرلیں۔ چودہری صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں بعض لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ ان کی سعی سے یہاں پہلی مرتبہ باقاعدہ انجمن قائم ہوئی ہے۔ نیز انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال احمدیہ بھی قائم کی گئی ہیں۔ جملہ احباب ہر قسم کی قربانیوں کے لئے آمادہ ہیں۔ احباب جماعت ہماری تبلیغی مساعی کی کامیابی اور روحانی ترقی کے لئے دعا فرمائیں ✢

وصیت نوٹ: وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۵۷۴۴ منکہ عبد المغنی ولد میاں محمد الدین صاحب قوم آوان کھکھڑ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کالا گجراں ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ اپنی ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۶/۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مد میں کردوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد عبد المغنی۔

نوٹس زیر دفعہ ۱۶۶ ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۳ء انڈین کمپنیز ایکٹ

بعدالت العالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

سی۔ او۔ کیس ۲۴۴ آف ۱۹۴۰ء

بمعاملہ ڈوگرا انڈسٹریز لمیٹڈ بھوآنہ (زیر لیکویڈیشن خود اختیاری)

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کمپنی مذکور کے خود اختیاری لیکویڈیٹر نے ایک درخواست برائے منسوخی کاروبار کمپنی مذکور زیر نگرانی عدالت ہذا ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۰ء کو عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ اور از آنجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور **۲۵ر فروری** ۱۹۴۱ء کو عدالت ہذا میں برائے سماعت پیش ہو۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر نگرانی عدالت ہذا زیر ایکٹ کمپنی ۷ آف ۱۹۱۳ء کی مخالفت کرنا چاہے۔ تو وہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں **۲۵ر فروری ۱۹۴۱ء** کو دس بجے قبل دوپہر اصالتاً یا بذریعہ ایڈوکیٹ جسے باقاعدہ اختیار دیا گیا ہو پیش ہو۔ نیز اس امر کی مزید اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست پیش کردہ بعدالت ہذا منجانب لیکویڈیٹر خود اختیاری مذکور کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے پر اور اس کی مقررہ فیس ادا کرنے پر حاصل کر سکتا ہے۔

آج بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۴۱ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا جاری کیا گیا۔ حسب الحکم جج صاحبان

(دستخط) بی۔ ایل ڈزنی سپرنٹنڈنٹ لیکویڈیشن ہائی کورٹ لاہور

(مہر عدالت)

احباب کیلئے نادر علمی تحفے

(۱) **براہین احمدیہ چہار حصہ** ۲۰×۲۶/۸ سائز پر عمدہ کتابت اور طباعت کے ساتھ بڑے اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔ قیمت مجلد ۱۲ روپے بلا جلد ۱۰ روپے

(۲) **ایام الصلح اردو** حضرت اقدس کی یہ کتاب مدت سے نایاب تھی اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت ۱۲/

(۳) **کلام النبی** جسے نظارت تعلیم و تربیت نے زنانہ گرلز سکول کیلئے بطور نصاب منظور فرمایا ہے سائز ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت ۸/

(۴) **روئیداد جلسہ خلافت جوبلی**۔ جلسہ خلافت جوبلی کی مکمل روئیداد تیار کر کے شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۴/ نوٹ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سیٹ جو پہلے پچاس روپیہ میں آتا تھا۔ اب صرف پچیس روپیہ میں طلب کریں۔ **مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مہر شیر محمد خان صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ چہارم جہلم

دعوےٰ دیوانی ۵۰۵ سال ۱۹۴۰ء

امیر محمد ولد مصطفےٰ ذات سیال ترکھان سکنہ جنجلوٹ داخلی ڈومیلی تحصیل جہلم مدعی بنام عبد الکریم وغیرہ سکنائے ڈومیلی

بنام نذر محمد ولد غلام مصطفےٰ ذات ترکھان سیال سکنہ جنجلوٹ داخلی ڈومیلی تحصیل جہلم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نذر محمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام نذر محمد مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نذر محمد مذکور تاریخ ۱۰/۲/۴۱ کو مقام جہلم حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۸/۱/۴۱ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دمشق ۲۳ جنوری۔ پریذیڈنٹ روز ویلٹ کا سفیر خاص کرنل ڈونوون بلگریڈ سے صوفیہ جا رہا تھا۔ کہ چلتی گاڑی سے کسی نے اس کے اہم کاغذات کا تھیلا اڑا لیا۔ یوگوسلاویہ کی سرحد کے ایک سٹیشن پر گاڑی کھڑی کر کے تلاش کی گئی مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ یہ کام کسی نازی کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔

ٹوکیو ۲۳ جنوری۔ جاپان گورنمنٹ نے انتخابات غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیئے ہیں۔ اور عام ناکہ بندی کے احکام جاری کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

کراچی ۲۳ جنوری۔ سکھر کی منزل گاہ کے متعلق تحقیقات کے لئے جسٹس ڈسٹن مقرر کئے گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اسے مسجد قرار دے کر اپنی رپورٹ حکومت کو بھیج دی ہے۔

واشنگٹن ۲۳ جنوری۔ امریکہ کی سپریم ڈیفنس ڈائرکٹوریٹ کے صدر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ ہم آئندہ جولائی تک ۳۳ ہزار جنگی جہاز تیار کر لیں گے۔ جن میں سے چودہ ہزار لازمی طور پر برطانیہ کو دیئے جائیں گے۔ پریذیڈنٹ کے مجوزہ بل پر غور کرنے والی کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے کرنل لنڈبرگ نے کہا۔ کہ امریکہ جس پیمانہ پر برطانیہ کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہرگز پسندیدہ نہیں۔ اسے پچاس تباہ کن جہاز دینا بھی درست نہ تھا۔

امرت سر ۲۳ جنوری۔ سونا ۴۳/۶/۳ چاندی -/۴/۶۳ لائل پوری گندم ۵ء ۳/۷/۹ ۵۹۱ء ۳/۸/۹ چنے ۳/۹/۶ توریہ -/۴/۴ جڑانوالہ میں گھی خالص ۵۰/-/- گندم ۳/۶/۶

لاہور ۲۴ جنوری۔ گذشتہ بار پنجاب اسمبلی نے پرائمری کی لازمی تعلیم کے متعلق بل پاس کیا تھا۔ جو گورنر نے بعض سفارشات کے ساتھ واپس بھیجا ہے۔ جو چھ ڈسٹرکٹوں کے علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ لارڈ ہیلی فیکس آج امریکہ پہنچ جائیں گے۔ جو برطانیہ کی طرف سے امریکہ میں سفیر مقرر ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ لکسمبرگ کی گرانڈ ڈچز جرمنی کے حملے کے وقت بچ کر اپنے خاوند اور چھ بچوں سمیت کینیڈا چلی گئی تھیں۔ مارچ کو انگلستان آجائیں گی۔

بخارسٹ ۲۴ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حالات پر قابو پا لیا گیا ہے اور امن قائم ہو چکا ہے پہلے خبر آئی تھی۔ کہ ٹاؤن ہال اور پولیس ہیڈ کوارٹرز پر تاحال باغیوں کا قبضہ ہے۔ مگر اب اس کی تردید ہو گئی ہے ڈکٹیٹر جنرل انٹانسکو نے بعض احکام نافذ کر دیئے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص ہتھیار نہیں رکھ سکے گا۔ سرکاری حکم کی خلاف ورزی کی سزا موت ہوگی۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ سابق شہنشاہ حبشہ ہیل سلاسی پھر اپنے ملک میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک برطانی بمبار نے جس کے ساتھ شکاری جہاز بھی تھا۔ انہیں حبشہ کی سرحد پر پہنچا دیا۔ جہاں ان کا استقبال کیا گیا۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ طبرق کی فتح پر آج برطانوی پریس نے تبصرہ کیا ہے۔ لنڈن ٹائمز لکھتا ہے کہ گو اس جنگ میں ہم نے نہ اتنے قیدی پکڑے ہیں۔ اور نہ اتنا سامان جنگ ہاتھ آیا ہے۔ جتنا سیدی برانی اور باردیہ میں ہاتھ آیا تھا۔ تاہم طبرق پر ہمارا قبضہ بہت اہمیت رکھتا ہے گو ہماری فوج اس علاقہ میں بہت پھیل گئی ہے۔ اور سامان پہنچنے میں دقت ہوگی۔ تاہم فتح ہماری رہی ہے۔ ڈیلی نیوز نے لکھا ہے۔ کہ طبرق کی فتح مارشل گریزیانی کی شہرت کی قبر ہے۔ اس لڑائی میں ہمارے صرف پانسو کے قریب آدمی کام آئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ گذشتہ چار شب سے دشمن کے ہوائی جہاز لنڈن پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے ہمارے طیاروں نے بھی یورپ میں دور دور تک پرواز نہیں کی۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ لارڈ ہیلی فیکس مشہور برطانی جنگی جہاز کنگ جارج کے ذریعہ امریکہ گئے ہیں۔ یہ جہاز ان پانچ عظیم الشان جنگی جہازوں میں سے ہے جو حفاظت کے سامانوں کے لحاظ سے تمام دنیا کے جہازوں سے بڑھ کر ہیں۔ حکومت برطانیہ نے لڑائی شروع ہوتے ہی انہیں تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور اب ان میں سے ایک جہاز سے کام لینا شروع کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ آسٹریلیا کے ایک جرنیل نے مشرق وسطیٰ میں اطالویوں کی شکست اور برطانوی فوجوں کی فتح پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ باردیا اور طبرق کی فتح اس بات کی علامت ہے کہ انگریزی فوجیں عنقریب بن غازی پر بھی چھا جائیں گی۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ باردیا اور طبرق پر جب سے حملہ شروع ہوا اس وقت سے لے کر اب تک اطالویوں کے گیارہ ڈویژن بیکار ہو چکے ہیں۔ اور ایک لاکھ قیدی بنائے گئے ہیں۔ طبرق اب کھنڈر بن چکا ہے۔ اس میں سے دھوئیں کے بادل اٹھ رہے ہیں طبرق میں جن اطالویوں کو قید کیا گیا ہے ان کی تعداد بیس ہزار ہے۔ دشمن کے جس جہاز کو منگل کی رات آگ لگ گئی تھی۔ وہ اور دوسرے کئی چھوٹے ٹوٹے پھوٹے جہازوں سے بندرگاہ اٹی پڑی ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ اطالویوں نے دعویٰ کیا تھا کہ طبرق کو سر کرنے میں برطانی فوجوں کو بہت سے سامان سے ہاتھ دھونا پڑا ہے اس پر اخبار ڈیلی ٹیلیگراف رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اطالویوں کا یہ جھوٹ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ بالکل بوکھلا چکے ہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ امریکہ کے سیاسی حلقوں میں اس امر کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ جرمن افسر دمایہ میں ایک ایسی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں جو جرمنی کے ماتحت ہو۔

بخارسٹ ۲۴ جنوری۔ جنرل انٹونسکو نے فوج کو باغیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دے دیا ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ جرمن باغیوں کو شہ دے رہے ہیں یا نہیں مگر اتنی بات یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ جرمنوں نے جنرل انٹونسکو کو کوئی مدد نہیں دی بلکہ اگر بغاوت اور زیادہ وسیع ہو جائے تو جرمنی اپنے مفاد کے لئے اسے زیادہ بہتر سمجھے گا۔

دہلی ۲۴ جنوری۔ جن اطالویوں کو قید کیا گیا ہے ان میں سے اڑتیس ہزار قیدی ہندوستان میں رکھے جائینگے آٹھ ہزار قیدی اب تک ہندوستان پہنچ چکے ہیں۔ ان کے اخراجات حکومت برطانیہ ادا کرے گی۔

پٹنہ ۲۴ جنوری۔ آج شام کو پٹنہ میں بہار کی جنگی کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ گورنر صاحب بہادر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس صوبہ میں جنگی مقاصد کے لئے جو رقم اکٹھی ہوتی ہے۔ اس کا ایک حصہ ہندوستان کے لئے ہتھیار بند گاڑیاں تیار کرنے پر صرف کیا جائے گا آپ نے اپنی تقریر میں کانگرس کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ جو آدمی نازی ازم کی برائیوں کو جانتا ہے وہ کیونکر کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان کو اس برائی کے کچلنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔

کلکتہ ۲۴ جنوری۔ سپلائی ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کا ایک ضروری اجلاس کلکتہ میں ہوگا۔ جس کے صدر آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ہونگے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی